تاثرات

مولانا ابوالعطا عبدالرحمٰن حصاری صاحب

مجھے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ سے بے انتہا عقیدت تھی۔ آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارا پورا گاؤں اس قدر سوگوار تھا کہ کئی دنوں تک کسی کو کھانے پینے کی ہوش نہ رہی تھی۔۔۔ ایک سکتے کا عالم تھا اور ماتم کی سی کیفیت تھی اور میرا خیال ہے کہ ہر اہل حدیث گھرانے کا یہی عالم ہو گا۔۔۔ اللہ ان کی قبر پر نور کی برکھا برسائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر کتاب و سنت کی بالا دستی کے لیے جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری عبدالباقی نسیم صاحب

تمام اہم جماعتی جرائد و مجلات کے پرنٹر اور جماعت کے دیرینہ مخلص ہمدرد چوہدری عبدالباقی نسیم صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے علامہ صاحبؒ سے خاندانی تعلقات تھے۔ میرے والد صاحب مولانا عبدالرحمٰن چوہدری کے محترم حاجی ظہور الٰہی صاحب سے قریبی تعلقات تھے۔ اسی طرح ہم گوجرانوالہ میں حضرت حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں رہائش پذیر تھے۔ میرے والد صاحب کا جنازہ شدید علالت کے باوجود حضرت حافظ صاحب نے پڑھایا تھا۔ علامہ صاحبؒ اپنی شادی کے دن میرے گھر تشریف لائے۔۔۔ دروازہ کھٹکھٹایا اور والد صاحب سے اصرار کر کے برات کے ساتھ لے گئے۔

اہل حدیث مطالبات کمیٹی کے قیام کے لیے پہلی میٹنگ ہماری رہائش گاہ پر ہوئی تھی۔ مولانا عبدالخالق قدوسی شہیدؒ جو آپؒ کے ان انتہائی قریبی ساتھیوں میں

سے تھے جن کے مشورے کے بغیر آپ کوئی اہم جماعتی پالیسی وضع نہیں کرتے تھے۔ وہ بھی آپ کے ہمراہ تھے اور یوں آپ پہلی دفعہ براہِ راست جماعتی تنظیم و سیاست سے وابستہ ہوئے۔

میں ایک دفعہ رات کے وقت علامہ صاحبؒ کی رہائش گاہ پر ملاقات کے لیے گیا تو آپ عطاء الرحمٰن ثاقب صاحب کو اپنی کوئی کتاب لکھوا رہے تھے۔ صبح جب دوبارہ گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک ہی رات میں ۶۰ - ۷۰ صفحات تحریر کروا چکے تھے۔ جب "البریلویۃ" کے لیے مواد اکٹھا کر رہے تھے تو مدرسہ نظامیہ میں ہم اکٹھے گئے۔ بڑی بے تکلفی سے وہاں سے کچھ مواد حاصل کیا اور بتا بھی دیا کہ میں آج کل "بریلویت" کے موضوع پر کتاب تصنیف کر رہا ہوں۔ یہ آپؒ کی شخصیت کی سحر انگیزی اور رعب و دبدبہ تھا کہ وُہ آپؒ کا مطلوبہ مواد آپ کو دینے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ کر سکے حالانکہ انہیں علم تھا کہ یہ مواد ان کے خلاف استعمال ہو گا ـــــ آپ نے وہ مواد لیا، اور واپس آ گئے اور پھر وہ مواد بریلویت کے خلاف استعمال کیا۔

وسیع کاروبار کے باوجود تبلیغی مصروفیات حیران کن تھیں ـــ جمعہ جماعت کا خاص اہتمام کرواتے اور اپنے مقتدیوں کو اس سلسلے میں خصوصی تلقین فرماتے۔

آزاد کشمیر کے دورے کا پروگرام بنایا مگر تکمیل نہ ہو سکی۔

امیر حمزہؒ صاحب

میں نے علامہ صاحب کے پاس تقریباً تیرہ برس کا عرصہ گزارا۔ میں نے اس دوران آپ کو نہایت شفیق پایا۔ خصوصی طور پر میرے ساتھ شفقت فرماتے اور میری ضروریات کا خیال رکھتے ـــــ نماز کی ہر وقت تلقین کرتے رہتے ـــــ پریشانی کے وقت کمال توکل کا مظاہرہ کرتے اور دو رکعت نفل (صلاۃ حاجت) ادا فرماتے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ـــــ یہ آپؒ کی زندگی کا معمول تھا، دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے رہتے۔

محمد شفیع خان تالپور
ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

۵ا مارچ ۱۹۸۷ء کو علامہ احسان الٰہی ظہیر راجن پور جلسہ عام سے خطاب کرنے کے لیے جاتے ہوئے ڈیرہ غازیخاں کچھ دیر کے لیے ٹھہرے۔ میری اُن سے پہلی بار ملاقات ہوئی جو آخری بھی ثابت ہوئی کیونکہ علامہ صاحب ۲۳ مارچ کو شہید ہو گئے تھے۔ علامہ صاحب کے ۱۵ مارچ کو ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ڈیرہ غازی خاں سے بھی خطاب فرمایا۔ علامہ صاحب بہترین مقرر اور بہترین سوچ رکھنے والا سیاستدان تھے۔ وُہ ملکی اور بین الاقوامی سیاست پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ ڈسٹرکٹ بار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ملکی صورت حال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان کی تقریر کو بار کے اراکین نے بے حد سراہا اور اس قدر پسند کی گئی کہ انہیں دوبارہ اگلے دورہ پر بار سے خطاب کی دعوت دی گئی۔ وُہ بار کی پسندیدہ شخصیت ثابت ہوئے۔ علامہ صاحب شعلہ بیان مقرر اور اعلیٰ پایہ کے سیاست دان تھے۔ میری اگرچہ اُن سے چند گھنٹوں کی صحبت رہی مگر میں ان کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوا۔